سوال

میت کی جانب سے قربانی کرنا کیسا ہے ؟

جواب

میت کی جانب سے قربانی کرنے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میت کی جانب سے قربانی کرنا کیسا ہے ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد ! شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : اصل تو یہی ہے کہ قربانی کرنا زندہ لوگوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے ، اور جو کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ قربانی فوت شدگان کے ساتھ خاص ہے تواس کی کوئی اصل نہیں ۔ فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی تین اقسام ہیں : پہلی قسم : کہ زندہ کے تابع ہوتے ہوئے ان کی جانب سے قربانی کی جائے مثلا : کوئی شخص اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرے اوراس میں وہ زندہ اور فوت شدگان کی نیت کرلے ، تو یہ جائز ہے ۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی ہے جوانہوں نے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے تھی اوران کے اہل وعیال میں کچھ پہلے فوت بھی ہوچکے تھے ۔ دوسری قسم : یہ کہ فوت شدگان کی جانب سے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرے (اور یہ واجب ہے لیکن اگراس سے عاجز ہوتو پھر نہیں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے : { توجو کوئی بھی اسے سننے کے بعد تبدیل کرے تواس کا گناہ ان پر ہے جواسے تبدیل کرتے ہیں یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے } ۔ تیسری قسم : زندہ لوگوں سے علیحدہ اور مستقل طور پر فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی جائے (وہ اس طرح کہ والد کی جانب سے علیحدہ اور والدہ کی جانب سے علیحدہ اور مستقل قربانی کرے) تو یہ جائز ہے ، فقہاء حنابلہ نے اس کو بیان کیا ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا اوراسے اس سے فائدہ ونفع ہوگا ، اس میں انہوں نے صدقہ پر قیاس کیا ہے ۔ لیکن ہمارے نزدیک فوت شدگان کےلیے قربانی کی تخصیص سنت طریقہ نہیں ہے ، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنے فوت شدگان میں سے بالخصوص کسی ایک کی جانب سے بھی کوئی قربانی نہیں کی ، نہ توانہوں نےاپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے حالانکہ وہ ان کے سب سے زیادہ عزیزاقرباء میں سے تھے ۔ اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فوت ہونے والی اپنی اولاد جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں ، اورتین چھوٹےبیٹے شامل ہیں کی جانب سے قربانی کی ، اور نہ ہی اپنی سب سے عزیز بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوسب سے پیاری تھیں ۔ اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی بھی صحابی سے بھی یہ عمل نہیں ملتا کہ انہوں نےاپنے کسی فوت شدہ کی جانب سے قربانی کی ہو ۔ اور ہم اسے بھی غلط سمجھتے ہیں جو آج کل بعض لوگ کرتے ہیں کہ پہلے برس فوت شدہ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں اوراسے (حفرہ قربانی) کانام دیتے اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی دوسرے کو شریک ہونا جائز نہیں ، یا پھر وہ اپنے فوت شدگان کےلیے نفلی قربانی کرتے ، یاان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اوراپنی اوراپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی کرتے ہی نہیں ۔ اگرانہیں یہ علم ہو کہ جب کوئی شخص اپنے مال سے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرتا ہے تواس میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں تو وہ کبھی بھی یہ کام چھوڑ کراپنے اس کام کو نہ کریں ۔ . دیکھیں : رسالۃ : احکام الاضحیۃ الذکاۃ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث